مطبوعات

فقہ السنہ (حصہ اول) تالیف جناب محمد عاصم صاحب، شائع کردہ مکتبہ چراغ راہ، کراچی، ضخامت ۴۰۸ صفحات مجلد قیمت آٹھ روپے۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے پانچ مشہور ترین مذاہب فقہیہ (مذاہب اربعہ اور مسلک اہل حدیث) کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ان کے مسائل و احکام کو دلائل شرعیہ کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایک ضخیم تر تالیف کا پہلا مطبوعہ حصہ ہے اور اس میں صرف طہارت اور نماز کے مسائل جمع کیے گئے ہیں۔ انداز ترتیب یہ ہے کہ اس کے متن میں بالعموم وہ مسائل بیان کیے گئے ہیں جو تقریباً متفق علیہ ہیں اور جن جزئی تفصیلات میں اختلاف ہے، انہیں حواشی میں الگ الگ بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر مسلک کے مفتیٰ بہ اور معمول بہ قول کو صرف نقل کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے حق میں جو دلائل کتاب و سنّت یا قیاس و اجتہاد پر مبنی ہیں انہیں بھی مجملاً بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سے ایک عام مسلمان بآسانی اندازہ کر سکتا ہے کہ اہلِ اسلام کا کوئی مسلّم فقہی مکتب ایسا نہیں ہے جس کے مستنبط کردہ مسائل و جزئیات عمومی اعتبار سے بے اصل اور بے بنیاد ہوں یا کتاب و سنّت کے دائرے میں ان کے لیے کوئی گنجائش موجود نہ ہو۔ ان فقہی مذاہب میں فرق و امتیاز حق اور باطل کا نہیں بلکہ بحث و اختلاف جو کچھ بھی ہے وہ افضل اور مفضول راجح اور مرجوح میں ہے۔ اتنی اصولی بات اگر ہر شخص کے ذہن نشین ہو جائے تو یہ صورت بالکل گوارا بلکہ ایک حد تک ناگزیر اور مطلوب ہے کہ ایک عامی مسلمان ان معروف اور جانے پہچانے فقہی مسالک سے اجمالی تعارف حاصل کر لینے کے بعد ان میں سے کسی ایک کے ساتھ فی الجملہ وابستہ رہے۔ لیکن دوسروں کے بارے میں رواداری سے کام لے۔ زیرِ نظر

کتاب کے مؤلف نے مزید یہ محتاط روش اختیار کی ہے کہ انہوں نے نہ اپنے ذاتی مسلک و رجحان کو کہیں محسوس کرایا ہے اور نہ کسی خاص مسلک یا اس کے دلائل پر جرح و تنقید کی سعی کی ہے
اس کتاب کی ایک مزید قابلِ ذکر اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خاصی محنت کے ساتھ قریب قریب ان ساری مختلف دعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے جن کا ارکان صلوٰۃ میں پڑھا جانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ مثلاً اس میں تکبیر تحریمہ کے بعد استفتاح و ثنا کے لیے تین اور رکوع کے لیے چار اذکار مسنونہ نقل کیے گئے ہیں اسی طرح قومہ میں پڑھی جانے والی چار ماثور دعائیں دے دی گئی ہیں۔ سجدہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت شدہ سات دعائیں اور اسی طرح آخری تشہد میں سلام سے پہلے کی آٹھ ادعیہ مسنونہ جمع کر دی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے نماز کی دعاؤں کی حد تک اس مختصر کتاب میں ایسی جامعیت پیدا ہو گئی ہے۔ جو فقہ بلکہ حدیث کی عام کتابوں میں بھی مشکل ہی سے ملے گی ان دعاؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی مختلف حالتوں میں ایک ہی طرح کی لگی بندھی دعاؤں کا التزام نہیں فرماتے تھے بلکہ بدل بدل کر متنوع دعائیں پڑھتے تھے اور ان کی تعلیم صحابہ کرام کو دیتے تھے۔ اگر ہم بھی ان ساری یا ان میں سے چند ایک دعاؤں کو یاد کر لیں اور انہیں باری باری اپنی نمازوں میں پڑھا کریں تو اتباعِ سنت کا اجر پانے کے ساتھ ساتھ ہماری نمازوں میں جو بعض اوقات بے خیالی، عدم خشوع اور عدم حضور سا پیدا ہونے لگتا ہے شاید اس کا بھی تدارک ہو جائے۔

کتاب کے دو تین مقامات پر بعض الفاظ اصلاح طلب نظر آئے۔ مثلاً ایک جگہ دباغت کی تشریح قوسین میں (داغ دینا) کی گئی ہے، حالانکہ دباغت داغ دینے سے مختلف ایک ایسا صنعتی عمل ہے جس سے چمڑے کی آلائشوں کو زائل کر کے اسے قابلِ استعمال بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح ستر اور "شرمگاہ کو ڈھانپنا" کے الفاظ کو مترادف قرار دے کر ستر کی بحث میں متعدد مقامات پر ستر کے بجائے شرمگاہ کو ڈھانپنے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، حالانکہ شرمگاہ کا لفظ اردو اور

فارسی میں قریب قریب عربی کے لفظ فرج کا قائم مقام ہے اور ستر ایک وسیع تر لفظ ہے جس میں جسم کا وہ سارا حصہ شامل ہے جس کا ڈھانپنا شریعت نے واجب یا مستحسن قرار دیا ہے اس مفہوم کے ساتھ چونکہ ستر کا لفظ اردو میں عام رائج ہے، اس لیے کسی مزید لفظ سے اس کی تشریح کی حاجت بھی نہیں ہے۔

بہرکیف اس طرح کے ایک آدھ تسامح سے قطع نظر فقر السنۃ نہایت مفید اور سنجیدہ علمی مباحث اور معلومات پر مشتمل ہے اور اردو میں غالباً اپنی نوعیت کی پہلی منفرد کتاب ہے جو یقیناً اس قابل ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے اور اس کی قدر افزائی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اس کی تکمیل کی ہمت دے اور ان کی مساعی کو مشکور فرمائے۔

(غ۔ع)

قرآنی اخلاقیات (انگریزی) تالیف جناب بشیر احمد ڈار صاحب، فیلو ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور

شائع کردہ: ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور۔ قیمت ۲ روپے آٹھ آنے۔

زندگی کے معاملات کو جیب یا پیٹ کے نقطہ نظر سے دیکھنے کے جو بُرے نتائج برآمد ہوئے ہیں انہیں ہر وہ شخص اچھی طرح جانتا ہے جس نے مغربی تہذیب و تمدن کا ذرا گہرائی میں اتر کر مطالعہ کیا ہے۔ مغربی اخلاق اپنے اندر کوئی معروضی اقدار نہیں رکھتا بلکہ یہ حالات و واقعات کے بدلنے کے ساتھ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے اس لیے اس کے اندر کسی قسم کی پائیداری نہیں یہی وجہ ہے کہ سائنس نے انسان کو جو قوت فراہم کی ہے۔ اس سے بھی وہ کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مادہ پرستانہ اخلاق کے مقابلے میں اس نظامِ اخلاق کو پیش کیا جائے جس کا سرچشمہ انسانی عقل و فکر کی بجائے وحی و الہام ہو اور جو زندگی کے صرف ایک شعبے سے تعلق نہ رکھتا ہو بلکہ پوری زندگی پر حاوی ہو۔

جناب بشیر احمد ڈار صاحب نے اسی سمت میں ایک مفید اور ٹھوس قدم اٹھا کر نہایت اچھی خدمت سرانجام دی ہے۔ ان کے استدلال میں بڑا منطقی ربط اور تسلسل ہے

اور اس لیے ان کے خیالات میں کسی قسم کا ابہام پیدا نہیں ہوا مثلاً ایک مقام پر فرماتے ہیں یہ ممکن نہیں کہ خیر و شر کا ایک معروضی معیار قائم کیے بغیر کسی فعل پر نیک و بد یا محمود و مذموم کا حکم لگا سکیں۔ اسلام کے نزدیک یہ معیار خدا کی ہستی کا اقرار اور اس کی رضا اور اس کے احکام کی پیروی ہے۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کا بلند ترین اخلاقی معیار یہ ہے کہ انسان اپنی ذات میں خدائی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تمام انسانی اعمال اسی کسوٹی پر پرکھے جائیں۔ کتاب مجموعی طور پر مفید اور معلومات افزا ہے۔ خصوصاً انگریزی زبان میں ہونے کی حیثیت سے مغرب زدہ لوگوں کے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔

اسلام کا نظامِ عدل تالیف: استاذ سید قطب، مترجم مولانا محمد نجات اللہ صدیقی۔ شائع کردہ: مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ہند محلہ کشن گنج دہلی، صفحات ۴۷۱، قیمت مجلد مع گرد پوش چھ روپے۔

استاذ سید قطب عالم اسلامی کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپ مصر کے ایک بڑے ادیب، الاخوان المسلمون کے چوٹی کے مفکر اور دنیائے اسلام کے ایک ایسے مصنف ہیں جن کے دینی و علمی مقالات کے فاضلانہ لب و لہجہ نے سیاسی مضامین کے مجاہدانہ وقار نے اور مذہبی افکار کے حکیمانہ اسلوب نے ہر حلقے سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ پھر انہوں نے ناصر کے ظلم و استبداد کے سامنے جس پامردی اور استقلال کا ثبوت دیا ہے اسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں اسلامی تعلیمات پر کس قدر گہرا یقین ہے۔ انہوں نے یوں تو بہت سی کتابیں لکھی ہیں لیکن ان میں سے فی ظلال القرآن، التصویر الفنی فی القرآن، مشاھد القیامۃ فی القرآن، معرکۃ الاسلام والراسمالیہ، السلام العالمی والاسلام اور العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام خاص طور پر مشہور ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب اسلام کا نظامِ عدل اسی موخر الذکر فاضلانہ تصنیف یعنی العدالۃ الاجتماعیۃ

فی الاسلام کا بڑا دل نشین ترجمہ ہے۔ فاضل مترجم نوجوانوں کے اُس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں جماعت اسلامی ہند کے ارباب بست وکشاد نے خاص تربیت دے کر اسلام کے فکری محاذ کو مضبوط کرنے کے لیے تیار کیا ہے اور دنیائے اسلام فی الواقع ان سے بہت اچھی امیدیں وابستہ رکھتی ہے۔ جناب نجات اللہ صدیقی صاحب نے اس کتاب کو نہ صرف اردو میں منتقل کیا ہے بلکہ خود مصنف کو بھی اپنے بعض نظریات پر نظرثانی کرنے کی دعوت دی ہے خصوصاً وہ حصے جن کا تعلق امیر معاویہؓ اور بنوامیہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے ہے اور اسے مصنف کی حق پرستی کہیے کہ انہوں نے غور و فکر کے بعد ان حصوں میں کافی تغیر و تبدل کر دیا ہے یہ کتاب صرف ایک بے جان قسم کا تحقیقی کارنامہ نہیں بلکہ اس میں مصنف کے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ اُن کی خطیبانہ بلند آہنگی، سپاہیانہ رجز خوانی، مردِ مجاہد کا سا اذعان وایقان بھی نمایاں ہے، اور مترجم نے بڑی محنت وکاوش سے ان خوبیوں کو ترجمہ میں برقرار رکھا ہے سید قطب کے نزدیک دنیا جس قسم کے ہولناک تہذیبی بحران سے گذر رہی ہے اس نے اُسے اپنے مستقبل کے بارے میں سخت مایوس کر دیا ہے اور وہ کسی نئی تہذیب کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی ہے۔ وہ تہذیب جو اس کی روح کی بھی تسکین کر سکے اور اس کے جسمانی تقاضوں کو بھی اچھی طرح پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ فاضل مصنف نے واضح دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تہذیب صرف اسلام ہی ہے۔ لیکن اس کے لیے خود اسلامی معاشرے میں ایک ہمہ گیر انقلاب کی ضرورت ہے۔ انہوں نے جدید اسلامی قانون سازی کے مسائل پر بھی بعض بڑی فکر انگیز باتیں کہی ہیں۔

دنیائے اسلام کے علمی سرمایہ میں ہم اس کتاب کو ایک قابلِ قدر اضافہ سمجھتے ہیں اور اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ کتاب کا معیار طباعت وکتابت عمدہ ہے۔ پاکستان میں اسے کہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے اس کی کوئی صراحت نہیں۔

صرف ایک اسلام (حصہ اوّل)، بجواب دو اسلام | تالیف، مولینا ابوالزاہد محمد سرفراز خان

صفحہ ... قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے صفحات ۱۷۰

زیر تبصرہ تصنیف مسٹر غلام جیلانی برق کی گمراہ کن کتاب "دو اسلام" کا مدلل جواب ہے اس کتاب میں فاضل مصنف نے اُن تمام اعتراضات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جو برق صاحب نے حدیث کے متعلق اٹھائے ہیں۔ مواد کی تلاش اور تحقیق میں مولینا نے بڑی محنت اور کاوش کا ثبوت دیا ہے۔ کتاب مواد، ترتیب، اور اسلوب نگارش کے اعتبار سے قابلِ قدر ہے۔ البتہ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے تبصرہ نگار کو ایک چیز ضرور کھٹکی ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے اس کتاب کو لکھتے ہوئے دورِ حاضر کے ایک نامور اسلامی مفکر اور خادمِ دین پر بعض مقامات پر بڑی بے جا چوٹیں کی ہیں۔ ہمیں مولینا جیسے نیک اور منصف مزاج شخص سے اس بات کی پوری توقع ہے کہ وہ آئندہ ایڈیشن میں ان حصوں کو حذف کر دیں گے۔ کتاب کا معیار کتابت اور طباعت اگر اس سے بلند ہوتا تو بہتر تھا۔

اردو ترجمہ تاریخ ابن خلدون (حصہ اول) مترجم ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ سابق پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور و پنجاب یونیورسٹی، محل فروخت، محمد شمس الدین تاجر کتب، چوک مینار انارکلی لاہور۔

قیمت جلد اوّل: دس روپے۔ صفحات ۴۰۴۔

تاریخ اسلام پر عربی زبان میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں علامہ عبد الرحمٰن ابن خلدون کی کتاب ایک خاص امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب چونکہ بالکل جدید طرز پر ہے اس لئے دورِ حاضر میں اسے غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ علامہ مرحوم نے اپنی اس تصنیف میں صرف واقعات جمع کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان اسباب و علل کا بھی کھوج لگایا جن کی وجہ سے یہ واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ اس نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو علامہ مرحوم نہ صرف مورّخ ہیں بلکہ فلسفۂ تاریخ کے ایک فقید المثال عالم بھی ہیں۔ انہوں نے مختلف واقعات و حوادث کے جو داخلی محرکات بیان کیے ہیں۔ ان میں سے بعض سے اختلاف کی پوری گنجائش موجود ہے مگر انہوں نے اس کام کو جس بصیرت سے سرانجام دیا ہے۔ وہ یقیناً قابلِ قدر ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اسی فاضلانہ تصنیف کا نہایت شستہ ترجمہ ہے۔ فاضل مترجم نے علامہ مرحوم کی عبارتوں کو صرف اردو میں ڈھالنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے اس کتاب کے مختلف متون سامنے رکھ کر ان اغلاط کی بھی نشاندہی کی ہے جو مختلف ایڈیشنوں میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ترجمہ میں جا بجا حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ آغاز میں فاضل مترجم نے ۴۴ صفحات کا ایک مقدمہ بھی شامل کیا ہے جس میں تاریخ اسلام کی ترتیب جدید کی ضرورت، اسلام کے مختلف مورخین اور ان میں سے علامہ ابن خلدون پر بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب اردو ادب میں ہر لحاظ سے ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ طباعت اور کتابت کا معیار عمدہ ہے۔

تفسیر الولی مصنفہ علامہ محمد ایوب صاحب دہلوی۔ شائع کردہ مطبع سعیدی قرآن محل کراچی، ضخامت ۷۷ ۳ صفحات۔ کتابت و طباعت کا معیار گوارا قیمت درج نہیں ہے۔

"تفسیر الولی" اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ فاضل مصنف نے اردو میں تفسیر کا جو انداز اختیار کیا ہے اس کو پڑھتے ہوئے متقدمین کے انداز تفسیر کی ایک جھلک سامنے آجاتی ہے۔ فاضل مصنف جب کسی آیت کے تفسیری مطالب بیان کرتے ہیں تو حدیث، لغت، نحو، کلام اور منطق سے لے کر طب اور اقلیدس تک سے استفادہ کرتے ہیں۔ اور ضمناً فقہ کے احکام اور تصوف کے مسائل پر بھی روشنی ڈالتے جاتے ہیں اور جب "میں کہتا ہوں" کے جملہ سے مخالفین کا جواب شروع کرتے ہیں تو وہی لطف پیدا ہو جاتا ہے جو امام رازی اور زمخشری کے "قال و اقول" میں پایا جاتا ہے۔ علامہ موصوف کی اس کوشش سے اگرچہ عام اردو دان طبقہ کم ہی استفادہ کر سکے گا مگر پڑھے لکھے حضرات اور بالخصوص عربی مدارس کے طلباء کے لیے نہایت مفید ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ صاحب اپنے اس سلسلہ تفسیر کو آگے تک چلانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ زیر نظر حصہ کے اختتام میں لکھتے ہیں: "سورۃ فاتحہ کی مختصر تفسیر ختم ہوئی۔ اب ان شاء اللہ سورۃ بقرہ کی تفسیر شروع ہو گی۔"

ملفوظات شاہ عبد العزیزؒ | شائع کردہ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز لمیٹڈ ۱۲- میری روڈ کراچی۔ بڑا سائز۔ ضخامت ۴۲۶ صفحات۔ قیمت سات روپے ۱۲ آنے۔

زیر نظر کتاب ہند و پاکستان کے اس مشہور صاحب علم و فضل خاندان کے ایک جلیل القدر فرد کے ملفوظات پر مشتمل ہے جس کے بارے میں یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" حضرت شاہ عبد العزیز (۱۱۵۹ھ — ۱۲۳۹ھ) امام الہند شاہ ولی اللہؒ دہلوی کے لڑکے ہیں آپ کی تصنیفات میں سے تفسیر فتح العزیز، بستان المحدثین اور تحفۂ اثنا عشریہ سے ہر ذی علم واقف ہے "ملفوظات" حضرت شاہ صاحب کے ان ارشادات کا مجموعہ ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجلس ارشاد و ہدایت میں بیان فرمائے ہیں۔ اور جنہیں آپ کے ایک مرید قلم بند کرتے گئے تھے۔ شروع میں شاہ صاحب کے حالات و سوانح پر مفصل مقدمہ ہے۔ اور پھر ملفوظات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جن میں تاریخی واقعات علمی نکات، تزکیہ و تصوف کے مسائل اور شرعی احکام کا بیش بہا ذخیرہ سامنے آتا ہے۔ آخر میں "کمالات عزیزی" اور "مجربات عزیزی" کے عنوان سے دو ابواب کا اضافہ ہے "کمالات عزیزی" بھی آپ کے ملفوظات پر مشتمل ہے جنہیں آپ کے ایک اور مرید نے مرتب کیا تھا۔ اور "مجربات عزیزی" میں شاہ صاحبؒ کے خاندان کے ان مجرب اعمال و اوراد کا ذکر ہے جو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی کتاب القول الجمیل میں بیان کئے گئے ہیں۔ آثار سلف کا احیاء ملت اسلامی کی نہایت قابل قدر خدمت ہے ادارہ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز نے ملفوظات کا اردو ترجمہ شائع کر کے اپنے لیے بہت بڑی سعادت حاصل کر لی ہے اور اہل علم کی طرف سے شکریہ کا مستحق ہے۔

ادب اور اسلامی قدریں | تالیف جناب پروفیسر اسرار احمد خاں سہاروی، ناشر: مکتبہ چراغ راہ۔ کراچی ۱۔ صفحات ۱۰۸۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پروفیسر اسرار احمد خاں سہاروی اس ملک کے اہل علم اور اہل قلم میں ایک ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ گزشتہ پندرہ بیس سالوں میں انہوں نے اسلامی فلسفہ اور اسلامی ادب کے مختلف پہلوؤں پر بعض گراں قدر مقالات پیش کیے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب "ادب اور اسلامی قدریں" بھی ان کے اس

موضوع کے متعلق چند نہایت جاندار مضامین کا مجموعہ ہے۔ ان مضامین میں انہوں نے نہ صرف اسلامی ادب کے متعلق پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ نہایت سلجھے ہوئے اور حکیمانہ انداز میں انہوں نے اس ادب کے بعض اہم گوشوں کے متعلق بڑی فکر انگیز بحث بھی کی ہے۔

ہم ان تمام حضرات سے جنہیں اس موضوع سے دلچسپی ہے، اس کتاب کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

کتاب کا معیار کتابت اور طباعت گوارا ہے۔

قصۂ آدم و ابلیس تالیف: مولینا کوثر نیازی۔ ناشر۔ آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور صفحات ۱۴۳۔ قیمت تین روپے۔

ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہمارا آغاز کس طرح ہوا؟ اور ہمارا انجام کیا ہوگا؟ یہ ہیں وہ سوالات جو ہر انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان سوالات کا جواب دیئے بغیر نہ تو کوئی تہذیب جنم لے سکتی ہے اور نہ ہی کوئی تمدن پروان چڑھ سکتا ہے۔ یہ انسانیّت کے فطری سوالات ہیں اور ان کے بارے میں ہر شخص اپنے قلب و دماغ میں خلش محسوس کرتا ہے۔ آپ ان کے جوابات دینے میں جو موقف چاہیں اختیار کریں لیکن ان کے جوابات انسانیت کا اساسی اور بنیادی تقاضا ہیں۔ اسلام نے بھی ان امور پر بہت صراحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے سوالات کی اس فہرست میں ایک اہم سوال تخلیق آدم ہے۔ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں نہایت واضح طور پر بتایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ دورِ جدید میں بعض لوگوں نے مغرب کی تقلید میں یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے مراد کوئی فرد نہیں بلکہ انسانیّت کی ابتدائی منزل ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں بڑے علمی انداز میں ان حضرات کی پھیلائی غلط فہیوں کا پردہ چاک کیا ہے اور ٹھوس دلائل کے ساتھ اس حقیقت کو ثابت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو انسانیت کی ابتدائی منزل سے تعبیر کرنا محض ابلہ فریبی ہے۔ جناب کوثر نیازی صاحب کی یہ محنت ہر اعتبار سے قابلِ ستائش ہے۔ کتاب کا معیار طباعت و کتابت نہایت عمدہ ہے۔